۷

بوٹ پالش والا

ایم۔ مبین

پہلی بات : پیٹ بھرنے کے لیے لوگ مختلف کام کرتے ہیں۔ کوئی نوکری کرتا ہے، کوئی تجارت کرتا ہے، کوئی مزدوری کرتا ہے۔ ایسا ہی ایک کام 'بوٹ پالش' بھی ہے۔ آپ نے ریلوے اسٹیشنوں اور کئی مقامات پر اکثر بوٹ پالش والوں کو دیکھا ہوگا جو مسافروں کے جوتوں کی پالش کرتے ہیں۔

ذیل کے سبق میں ایک بوٹ پالش والے لڑکے کی ایمان داری کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

دوپہر کا وقت تھا۔ میں گرمی سے پریشان پلیٹ فارم پر کھڑا ٹرین کا انتظار کر رہا تھا۔ اتنے میں ایک دُبلا پتلا لڑکا میرے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اس کے جسم پر پھٹے پُرانے کپڑے تھے۔ کاندھے سے ایک میلا کچیلا جھولا لٹک رہا تھا۔ ''ساب بوٹ پالش۔'' اس کے لہجے میں التجا تھی۔

''نہیں.... آگے جاؤ....'' میں نے بیزاری سے کہا۔

''ساب، میں بھکاری نہیں، بوٹ پالش والا ہوں۔'' اُس نے بڑے اعتماد سے کہا۔

مجھے اس کا یہ انداز اچھا نہیں لگا، ''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے ....'' میں نے کُھردرے لہجے میں کہا اور اُس کی طرف سے منہ پھیرلیا۔ اُس نے میرے دھُول سے اَٹے جوتوں پر ایک نگاہ ڈالی اور جانے کے لیے مُڑا۔

اچانک کچھ سوچ کر میں نے اُسے آواز دی، ''اے سنو !'' وہ جلدی سے پلٹا۔ ''کیا لوگے بوٹ پالش کا؟''

''ساب .... پانچ روپے....'' اُس کی آنکھوں میں خوشی کی چمک دِکھائی دی۔

''تین روپے دوں گا...''

''ساب، سب پالش والے پانچ روپے ہی لیتے ہیں۔''

''میں تو تین روپے ہی دوں گا..... کرنا ہو تو کرو..... ورنہ ....''

اُس نے جلدی سے اپنا جھولا فرش پر ڈال دیا اور بولا، ”ٹھیک ہے ساب۔“

میں نے اپنا سیدھا پیر آگے بڑھایا۔ اُس نے ایک میلے کپڑے سے جوُتے پر پڑی دھوُل جھاڑی اور پالش کرنے لگا۔ پالش ختم ہوتے ہوتے ٹرین کے آنے کا اعلان ہوا۔ میں نے جلدی سے اپنا پیر کھینچ لیا۔ جیب سے پانچ روپے کا سکّہ نکال کر اُس کی طرف اُچھالا اور لپک کر ٹرین میں سوار ہوگیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا، پانچ روپے کا سکّہ بوُٹ پالش والے کے سامنے پڑا تھا۔ اُس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری تھی۔ شاید سکّہ دینے کا میرا یہ انداز اُسے پسند نہیں آیا تھا۔ میں نے لاپروائی سے گردن جھٹک دی اور ایک خالی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

گھر آنے کے بعد جب میں نے اپنا بیگ ٹٹولا تو میرے ہوش اُڑ گئے۔ بیگ میں وہ بڑا سا لفافہ نہیں تھا جس میں مختلف کمپنیوں کے چیک اور تین ہزار روپے نقد رکھے تھے۔ آخر کہاں گِرا ہوگا وہ لفافہ؟ کسی جیب کترے نے تو...... ایک لمحے کو اُس بوُٹ پالش والے لڑکے کا بھی خیال آیا مگر اب کیا ہوسکتا تھا۔

پورا ہفتہ اسی پریشانی میں گزر گیا۔ آٹھویں دن ڈاکیا ایک رجسٹری لفافہ لے کر آیا۔ کھول کر دیکھا تو میری حیرت اور خوشی کا ٹھکانا نہ رہا۔ لفافے میں تمام چیک اور نقدی جوں کی توں موجوُد تھی۔ ساتھ ہی ٹوٹی پھوٹی اُردوُ میں ایک خط بھی تھا :

”صاحب ! میں وہی بوُٹ پالش والا ہوں جس سے آپ نے ریلوے اسٹیشن پر بوُٹ پالش کروائی تھی۔ آپ جب ریل میں سوار ہورہے تھے، تب آپ کا یہ لفافہ گر گیا تھا۔ وہ لوٹا رہا ہوں۔ لفافے پر آپ کا نام اور پتا لکھا تھا۔“

مجھے اس مختصر سے خط میں اُس بوُٹ پالش والے کا مُرجھایا ہوا چہرہ جھانکتا محسوس ہوا۔ اس خط نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اُف ! میں نے اُسے کتنا حقیر سمجھا تھا مگر وہ میلا کچیلا لڑکا دل کا کیسا اُجلا نکلا۔

اُس دن سے میں نے دِل میں عہد کرلیا کہ آئندہ کبھی کسی شخص کو حقیر نہیں سمجھوُں گا۔

معانی و اشارات

ساب	-	صحیح لفظ 'صاحب'۔ اکثر کم پڑھے لوگ 'ساب' بولتے ہیں۔
اعتماد	-	بھروسا confidence
کُھردرا	-	سخت rough
فرش	-	زمین floor
حقیر	-	کم حیثیت والا lowly

* انسان کو دریا کی طرح سخی، سوُرج کی طرح شفیق اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہیے۔
* مجلس میں زبان پر، غصّے میں ہاتھ پر اور دسترخوان پر بیٹھ کر بھوُک پر قابوُ رکھیے۔

مشق

* **ایک جملے میں جواب لکھیے :**

۱۔ مصنّف پلیٹ فارم پر کیوں کھڑا تھا؟

۲۔ ٹرین کے آتے ہی مصنّف نے کیا کیا؟

۳۔ لفافے میں کیا تھا؟

۴۔ مصنّف نے دل میں کیا عہد کیا؟

* **مختصر جواب لکھیے :**

۱۔ بوٗٹ پالش والے کا حلیہ کیسا تھا؟

۲۔ بیگ ٹٹولنے کے بعد مصنّف کیوں پریشان ہوا؟

۳۔ خط پڑھ کر مصنّف کی کیا کیفیت ہوئی؟

۴۔ بوٗٹ پالش والے نے اپنے خط میں کیا لکھا تھا؟

* **اپنے الفاظ میں ان جملوں کا مطلب لکھیے۔**

۱۔ ’’میں بھکاری نہیں، بوٗٹ پالش والا ہوں۔‘‘

۲۔ وہ میلا کچیلا لڑکا دل کا کیسا اُجلا نکلا۔

سرگرمی / منصوبہ

کسی بوٗٹ پالش والے سے ملاقات کیجیے اور اس سے ہوئی بات چیت کو مکالمے کی شکل میں اپنی بیاض میں نقل کیجیے۔

آیئے، زبان سیکھیں

جنس

۱۔ خواجہ صاحب کے والد کا انتقال ہوگیا تھا اس لیے والدہ نے ان کی تعلیم پر بہت توجہ دی۔

۲۔ سواری میں ملکہ اور بادشاہ دونوں تھے۔

۳۔ باغ میں مالی پودوں کو پانی دے رہا تھا اور مالن پھوٗل توڑ رہی تھی۔

۴۔ شیر جھاڑیوں میں بیٹھا تھا اور شیرنی بچوں سے کھیل رہی تھی۔

۵۔ گائے چر رہی ہے اور بیل کھیت میں ہل کھینچ رہا ہے۔

(الف)	والد	بادشاہ	مالی	شیر	بیل
(ب)	والدہ	ملکہ	مالن	شیرنی	گائے

(الف) خانے کے اسم نر (male) ہیں۔ انھیں مذکّر **(masculine)** کہا جاتا ہے۔

(ب) خانے کے اسم مادہ (female) ہیں۔ انھیں مؤنّث **(feminine)** کہتے ہیں۔

* **نیچے دیے ہوئے لفظوں کو مذکر/ مؤنث کے خانوں میں لکھیے۔**

لڑکا، چڑیا، کُتیا، گھوڑا، بندر، بوڑھا، لڑکی، چڑا، گھوڑی، بندریا، بُڑھیا، کتّا

* **محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔ جیسے : اس کے ہاتھ سے دولت کیا گئی دوستوں نے بھی منہ پھیر لیا۔**

ہوش اُڑنا، خوشی کا ٹھکانا نہ ہونا، جھنجھوڑ کر رکھ دینا، دل کا اُجلا ہونا

اساتذہ کے لیے

• یہ سبق محنت کشوں کی عظمت، عزم اور خود اعتمادی کا اظہار کرتا ہے۔ ہماری تاریخ میں بھی ایسے ہی محنت کی عظمت کے واقعات ملتے ہیں۔ طلبہ کو مختصراً ان واقعات کے بارے میں بتائیں۔